عرض ہے کہ بریلوی ودیوبندی دونوں گروہ، اہل سنت نہیں ہیں، ان کے اصول وعقائد اہل سنت سے مختلف ہیں،

تنبیہ: بریلوی ودیوبندی حضرات حنفی بھی نہیں ہیں۔

مصنف عبدالرزاق کے اس نو دریافت شدہ مخطوطے سے استدلال اسی وقت کیا جا سکتا ہے جب اس میں درج ذیل شرائط موجود ہوں۔

۱: ناسخ مخطوطہ ثقہ وصدوق ہو۔

۲: اس بات کا ثبوت ہو کہ یہ مخطوطہ واقعی اسی ناسخ نے لکھا ہے۔

۳: صاحب ناسخ مخطوطہ سے کر امام عبدالرزاق تک سند صحیح وحسن ہو،

۴: امام عبدالرزاق سے لے کر رسول اللہ ﷺ یا صاحبِ قول تک سند صحیح وحسن ہو۔

۵: اس مخطوطے میں وہ تمام شرائط موجود ہوں جن کا تذکرہ، اس مضمون میں کیا گیا ہے۔

((دو من گھڑت کتابیں))

آخر میں دو من گھڑت، موضوع اور باطل کتابوں کا ذکر پیش خدمت ہے جو دو مشہور اماموں سے منسوب کر دی گئی ہیں، حالانکہ یہ دونوں امام ان دو کتابوں سے بری ہیں۔

(ا) الفقہ الاکبر، المنسوب الی الامام الشافعی رحمہ اللہ،

امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ''الفقہ الاکبر'' کے نام سے ایک کتاب منسوب کی گئی ہے جسے ''الکوکب الازھر شرح الفقہ الاکبر'' کے نام سے مصطفیٰ احمد الباز نے ''المکتبہ التجاریہ، مکہ مکرمہ'' سعودی عرب سے شائع کیا ہے۔

اس کتاب کے موضوع و من گھڑت ہونے کے چند دلائل درج ذیل ہیں۔

۱: اس کا ناسخ (کاتب) نامعلوم ہے۔

۲: ناسخ سے لے کر امام شافعی تک سند نامعلوم ہے۔

۳: مصطفیٰ الباز والے نسخہ میں اس کتاب کے نسخوں کا تعارف مختصراً درج ذیل ہے:

ا۔ مطبوعہ ۱۹۰۰ء

ب۔ نسخہ محمد بن عبداللہ بن احمد الراوی (مجہول) جدید دور کا لکھا ہوا؟

ج۔ شہاب الدین بن احمد بن مصلح البصری، متوفی ۹۸۶ھ (؟) کا لکھا ہوا نسخہ؟

د۔ احمد بن الشیخ درویش الخطیب کا لکھا ہوا (جدید) نسخہ؟

ھ۔ غیر مسلم: کارل بروکلی نے اس کتاب کو امام شافعی کی طرف منسوب کیا ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ سب نسخے بے اصل اور مردود ہیں۔

حاجی خلیفہ صاحب لکھتے ہیں:" لكن فيه شك و الظن الغالب أنه من تأليف بعض أكابر العلماء "
لیکن (امام شافعی کی طرف) اس (کی نسبت) میں شک ہے اور ظن غالب یہی ہے کہ یہ بعض اکابر علماء کی تصنیف ہے۔
(کشف الظنون ۲/۱۲۸۸)

یہ اکابر علماء کا بعض: مجہول ہے۔
مشہور عربی محقق ابو عبیدہ مشہور بن حسن آل سلمان لکھتے ہیں کہ:
" الفقه الأكبر :المكذوب على الإمام محمد بن إدريس الشافعي "
الفقہ الاکبر، امام شافعی پر مکذوب (جھوٹ) ہے (کتب حذر منها العلماء:۲/۲۹۳)
شیخ صالح المقبلی نے بھی اس کتاب کے تصنیف الشافعی ہونے کا انکار کیا ہے دیکھئے ''العلم الشامخ فی ایثار الحق علی الآباء والمشائخ'' ص۱۸۰
۴: امام شافعی کے شاگردوں ومتقدمین کا بیہقی وغیرہ، نے اس کتاب کا کوئی ذکر نہیں کیا۔
لطیفہ: الکوکب الازہر شرح الفقہ الاکبر، المکذوب علی الشافعی رحمہ اللہ، میں لکھا ہوا ہے کہ:" ولا يكفي إيمان المقلد "
اور (عقائد واصول دین میں) مقلد کا ایمان کافی نہیں ہے۔ (ص۴۲)
(۲) الفقہ الاکبر المنسوب الی الامام ابی حنیفہ رحمہ اللہ:
ملا علی قاری کی شرح کے ساتھ الفقہ الاکبر کا جو نسخہ مطبوعہ ہے اس کے شروع میں نسخہ کے راوی، ناسخ اور ناسخ سے امام ابوحنیفہ تک کوئی سند موجود نہیں ہے۔ حاجی خلیفہ نے لکھا ہے کہ:" روى عنه أبو مطيع البلخي "
اسے (امام ابوحنیفہ سے) ابو مطیع البلخی نے روایت کیا ہے۔ (کشف الظنون:۲/۱۲۸۷)
ابو مطیع الحکم بن عبداللہ البلخی جمہور محدثین کے نزدیک مجروح ہے۔ اسے ابن معین، بخاری اور نسائی (کتاب الضعفاء والمتروکین:۶۵۴) وغیرہم نے ضعیف کہا،
ایک حدیث کے بارے میں حافظ ذہبی نے فرمایا:" فهذا وضعه أبو مطيع على حماد "
اسے ابو مطیع نے حماد (بن سلمہ) پر گھڑا ہے۔ (میزان الاعتدال:۳/۴۲ ت۵۵۲۳)
یعنی ابو مطیع وضاع (حدیثیں گھڑنے والا تھا) ابو مطیع سے نیچے، اس نسخے کی سند نامعلوم ہے۔
ایک ملا صاحب نے اس کتاب کی ایک دوسری سند فٹ کر رکھی ہے (دیکھئے مجموعہ الرسائل العشرۃ ص۱۷)
اس سند میں بہت سے راوی مجہول، غیر معروف اور نامعلوم التوثیق ہیں۔
نصر بن یحیی البلخی، علی بن احمد الفارسی، علی بن الحسین الغزالی، نصران بن نصر الختلی اور حسین بن الحسین الکاشغری وغیرہم،
اس سند کا بنیادی راوی: ملا صاحب مجہول ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ سند بھی موضوع وباطل ہے۔

تنبیہ: اس موضوع رسالے ''الفقہ الاکبر'' میں لکھا ہوا ہے کہ:

" فما ذکر الله تعالى في القرآن من ذکر الوجه واليد والنفس فهو صفات بلا کيف ولا يقال : أن يده قدرته ونعمته لأ فيه ابطال الصفة و هو قول اهل القدر والإعتزال ولكن يده صفته بلا کيف "

پس اللہ تعالیٰ نے قرآن میں وجہ (چہرہ) ید (ہاتھ) اور نفس (جان) کا جوذکر کیا ہے وہ اس کی بلا کیف صفتیں ہیں اور یہ نہیں کہنا چاہئے کہ اس کا ہاتھ اس کی قدرت اور نعمت ہے کیونکہ اس (کہنے) میں صفت کا ابطال ہے اور یہ قول قدریوں اور معتزلہ کا ہے، لیکن (کہنا یہ چاہئے کہ) اس (اللہ) کا ہاتھ اس کی صفت ہے بلا کیف (ص ۱۹ و مع شرح القاری ص ۳۶، ۳۷)

اس کے برخلاف خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی فرماتے ہیں:

''مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد (قدرت) تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے''

(المہند ص ۴۲ جواب سوال: ۱۳، ۱۴، بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم ص ۱۸)

معلوم ہوا کہ اس کتاب (الفقہ الاکبر) کے مطابق دیوبندی حضرات معتزلہ کے مذہب پر ہیں۔

۳: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے منسوب کتاب ''الصلوۃ'' ان سے ثابت ہی نہیں ہے۔ حافظ ذھبی فرماتے ہیں کہ:

"و کتاب :الرسالة في الصلوة ، قلت :هو موضوع على الإمام "

یعنی یہ کتاب موضوع (اور من گھڑت) طور پر امام (احمد) سے منسوب کر دی گئی ہے (سیر اعلام النبلاء: ۱۱/ ۳۳۰)

تنبیہ: نماز نبوی کے مقدمۃ التحقیق (ص ۱۸) میں ''اور امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۴۱) کی کتاب الصلوۃ وغیرہ'' کے الفاظ دارالسلام والوں کی غلطی کی وجہ سے چھپ گئے ہیں۔ میں اس عبارت سے بری ہوں، مدیر مکتبہ دارالسلام نے اس عبارت مذکورہ کے بارے میں اپنے پیڈ پر لکھ کر دیا کہ ''تسامح کی وجہ سے چھپ گئی ہے۔ جس پر ادارہ مقدمۃ التحقیق کے مؤلف سے معذرت خواہ ہے، عبدالعظیم اسد، دارالسلام لاہور ۲۰۰۰/۸/۱۸''

اس معذرت نامہ کی اصل میرے پاس محفوظ ہے۔

۴: امام مالک (کے مذہب) سے منسوب ''المدونۃ الکبریٰ'' غیر مستند کتاب ہے دیکھئے میری کتاب ''القول المتین فی الجہر بالتأمین'' (ص ۳۷) وسیر اعلام النبلاء (۱۴/ ۲۰۶) والعبر فی خبر من غبر (۲/ ۱۲۲)

جواب سوال نمبر ۲: اس روایت کی مجھے کوئی سند یا ثبوت کسی کتاب میں نہیں ملا۔ روایت کے الفاظ اور قصے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ موضوع و بے اصل روایت ہے۔

آپ قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی صاحب سے رابطہ کریں اور پوچھیں یہ روایت کہاں ہے؟